۵

رسالہ ھذا

حالاتِ یوز آصف

مدفون در سرینگر بمقام خانیار

مُصنّفۂ

مولوی محمد شاہ صاحب سعادت۔ مفتی شہر۔ مورّخ کشمیر

مصنف تاریخ گلشن کشمیر۔ گلزار ابرار۔ یادگار عجائب

و تحفہ محبوبی وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　اللہ اکبر　نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

کچھ عرصہ کی بات ہے کہ ایک محترم دوست نے مجھے احمدیہ قادیانی فرقہ کے ایک خاص عقیدت مند شخص نظام الدین نام باشندہ ناسنورہ مبلغ ملّت مرزائیہ کی تصنیف کردہ کتاب "المسیح الموعود" کا چھپا ہوا ایک نسخہ بھیجا۔ جس میں قادیانی احمدیہ فرقہ کے عقاید خصوصاً حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ کی وفات کا تذکرہ مذکور ہے۔ یہ بات بھی درج ہوئی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ سرزمین کشمیر میں آئے ہیں اور وفات پا چکے ہیں اور محلّہ روضہ بل ضلع خانیار میں دفن کئے گئے ہیں۔ ساتھ یہ بھی مذکور ہے۔ کہ سرزمین کشمیر کے تاریخ نامہ جات میں اس بات کا حوالہ موجود ہے۔

چونکہ مجھے تاریخ بینی کا مدت مدید سے اشتیاق ہے۔ یہاں تک کہ تاریخ کشمیر کا (بڑا) حصہ بفضل خدا میرے دماغ میں محفوظ ہے۔ میں نے پانچ دس نہیں تقریباً پچاس تاریخی کتابوں کا پوری غور وشناخت سے سرنو مطالعہ کیا۔ ان باتوں کا نام نشان تک بھی میں نے نہیں پایا۔ مگر کتاب بھیجنے والے دوست نے کہا کہ روضہ بل خانیار کے قبرستان میں جس کی نسبت احمدیہ قادیانی فرقہ لوگ شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں۔ جو اصحاب مدفون ہیں۔ ان کے متعلق تاریخ وتذکرہ نامہ جات سے نقل کر کے حقیقت صادقہ بیان کی جائے۔ جس پر میں نے یہ مختصر رسالہ سپرد قلم کیا ہے۔ اس رسالہ کا نام حالات یوز آسف رکھا۔

نفس مضمون پر بحث کرنے سے پہلے یہ امر حضرات ناظرین پر واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ دُنیا کے خاص خاص ممالک میں سے سرزمین ہذا ایک ایسا خطہ ہے۔ جو کہ چار ہزار برس بلکہ اس سے زاید مدت

مسلسل اور سنہ وار تاریخنامہ جات کو پیش کرتا ہے۔ اپنے اپنے موضوع پر تاریخ نامہ جات ۳۱۸۱ء قبل المسیح سے لے کر آج تک واقعاتِ ملک، زمانہ کے نشیب و فراز، انقلاب حکومت، ترقی و تنزل اقوام، تمدنی، معاشرتی نقشے پیش کرتے ہیں۔ اہل ہنود و پنڈت صاحبان کشمیر اور مسلمان تاریخ نویسوں اور وقایع نگاروں نے واقعات نگاری، تذکرہ نویسی کا بیڑا اٹھا کر بڑے بڑے مقتدر دنیاوی آدمیوں اور مذہبی پیشواؤں کی سوانح عمریاں اور سر گذشتن بھی حوالہ قلم کیے ہیں۔ جن کا کثیر حصہ بفضل خدا موجود ہے۔ چھان بین اور تحقیقات کرنے والے حضرات تاریخنامہ جات اور تذکرہ نامہ جات کے مطالعہ کا فائدہ اُٹھائیں، حقیقت شناسی کی عینک لگا کر غور و خوض سے ملاحظہ فرمائیں۔ ہر گز ہر گز اس بات کی اطلاع نہیں پا سکتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ یہاں کبھی آئے ہیں اور یہاں آکر وفات پا چکے ہیں اور محلہ رضہ بل ضلع خانیار میں مدفون ہیں۔ ہم تاریخنامہ جات و تذکرہ نامجات کے مصنفوں کا جتنا شکریہ ادا کریں کم ہیں۔ جنہوں نے خاص خاص واقعات اور غیر معمولی حوادث کی کیا بات جزئی اور معمولی سے معمولی روئیداد سر گذشت کے اندراج کی بھی ذمہ داری اُٹھائی۔ لیکن جب ہم تاریخ کے اوراق اور تذکرہ نامجات کے صفحات کو دیکھتے ہیں۔ تو حضرات مورخین کے فرایض اور انصاف کے تقاضا کے مطابق ضرورةً و مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہر مورخ اور ہر تذکرہ نویس کو صرف ان باتوں کے اندراج کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ جو کہ بصورت نفس الامر وقوع اور وجود میں آئے ہیں غیر واقع اور مصنوعی باتوں کے اندراج کی ذمہ داری تاریخ نویسوں کے احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ پس جبکہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ یہاں نہیں آئے ہیں اور نہ یہاں ان کی وفات کا کوئی واقعہ بوجود آیا۔ نہ محلہ روضہ بل خانیار میں مدفون ہوئے ہیں۔ تو تاریخ

نویسوں نے بھی ان واقعات کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ اور نہ کرنا چاہئے تھا۔ ورنہ بصورت وقوع ایسی خاص خاص باتوں اور غیر معمولی واقعات کا کلیتاً نظر انداز کرنا عقلاً محال ہے۔ خصوصاً یہ بات کسی تاریخ نویس یا وقائع نگار کی عقل ہرگز تسلیم نہیں کر سکتی اور نہ یہ ان کے شایان شان ہے۔ کیوں کہ فی الواقعہ ایسی باتوں کے ثبوت میں نقول صحیحہ اور اخبار صریحہ کی اشد ضرورت ہے۔ غرض یہ کہ جب تک صحیح اور راسخ دلیلیں موجود نہ ہوں۔ تب تک مستند موثق وجوہ استدلال سے ثابت شدہ اُمور کی تردید ہرگز نہیں ہو سکتی ہے۔ صرف سنی سنائی اور بنی بنائی من گھڑت باتوں پر مغرور ہونا ایک جاہل اجہل کا کام ہے۔ اتنی لمبی تحریر کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کی قبر کو سرینگر کشمیر میں بمقام روضہ بل قرار دینا ایسا بدیہی بطلان دعویٰ ہے۔ جو کہ صریح روایات کے علاوہ حضرات مورخین کشمیر کی تاریخی تحریرات و تحقیقات کے بھی سراسر برخلاف ہے چونکہ میں بفضل الٰہی ہمیشہ سے ہر ایک تاریخی نکتہ کو مورخانہ نقطہ نگاہ مگر مستند اور باوثوق مشاہیر کشمیر کی نقول سے محققانہ طور پر بشرح وبسط پر کھتا ہوں۔ اس لئے سب سے پہلے خواجہ محمد اعظم دیدہ مری کی تاریخ کشمیر مسمّی "واقعات کشمیر" کی وہ عبارت پیش کرتا ہوں۔ جو کہ بحث سے تعلق رکھتی ہے۔ مگر قبل اس کے کہ واقعات کشمیر کی عبارت درج کی جائے۔ اس امر کا ملحوظ رکھنا مطلب پر حاوی ہو جانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ جس قبر کو مرزا غلام احمد قادیانی یا اس کے عقیدت مند افراد نبی اللہ عیسیٰ ابن مریمؑ کی قبر بتانا چاہتے ہیں۔ وہ ایک ایسی طویل قبر ہے۔ جو کہ حضرت سیّد نصیر الدین خانیاریؒ کی زیارت گاہ میں موجود ہے اور یہ جگہ سیّد نصیر الدین کے مزار سے مشہور ہو چکی ہے۔ عیسیٰ مسیحؑ کی قبر سے کبھی اس کا اشتباہ نہیں رہا ہے۔ یہاں تک کہ سارے تذکرہ نویسوں نے اس قبر کا

کچھ حال علیحدہ طور پر نہیں۔ بلکہ سیّد نصیرالدین کے تذکرہ کے ضمن میں قلمبند کیا ہے۔ اسلامیہ سلاطین کشمیر کی حکومت کا زمانہ تھا۔ کہ سید نصیرالدین بیہقی نے مقام بیہق اپنے وطن کو خیر باد کہہ کر خطہ کشمیر میں آکر بودوباش اختیار کیا۔ اور کتمانِ حال میں کوشاں رہا۔ مگر بمصداق اس کے کہ ''مشک آنست کہ خود ببوید'' آپ کے فیض وبرکات کا ظہور احاطہ کر گیا۔ اہل نسبت حضرات کثرت سے آنے لگے۔ عرفان کے آثار وانوار پاگئے۔ وفات پاکر محلّہ انزیمرہ ضلع خانیار میں آپ دفن ہوئے۔ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری اپنی تاریخ''واقعات کشمیر''میں سیّد نصیرالدین خانیاری کے مختصر تذکرہ لکھتے ہوئے۔ یہ عبارت نقل کرتے ہیں ''درجوارِ ایشاں سنگِ قبرے واقع شدہ نزدِ عوام مشہور است (۱) کہ آنجا پیغمبرے آسودہ است کہ درزماں سابقہ در کشمیر مبعوث شدہ بود۔ ایں مکان بمقام پیغمبر معروف است۔ در کتابے از تواریخ دیدہ ام کہ بعد از قصۂ دور دراز حکایتے مے نویسد کہ یکے از سلاطین زادہ براہِ زہد و تقویٰ آمدہ۔ ریاضت وعبادت بسیارے کرد بر سالت مردم کشمیر مبعوث شدہ بود در کشمیر آمدہ بدعوتِ خلایق اشتغال نمودہ۔ بعد رحلت در محلّہ انزیمرہ آسودہ در آں کتاب نام پیغمبر رایوز آصف نوشتہ۔ انزیمرہ در خانیار متصل واقع است۔ اکثر اصحابِ کمال خصوصاً مرشدِ راقم الحروف خدمتِ ملاعنایت اللہ شال میفر مودند کہ ازیں مکان وقت زیارت فیوض وبرکات نبوت ظاہر مے شود العلم عنداللہ۔''

خواجہ محمد اعظم دیدہ مری مشہور مورخ کشمیر کی فارسی عبارت ہم نے بعینہ نقل کی ہے۔ تاکہ حضرات ناظرین میں سے ہر ایک شخص غور سے

---

(۱) بعض قلمی نسخوں میں نزد عوام مشہور راست کے بجائے ''درافواہ عوام مشہور است'' آیا ہے (ملاحظہ ہو واقعات کشمیر نسخہ خطی زیر اندراج نمبر ۲۰۶۷ مملوکہ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ حکومت جموں وکشمیر) لونمدہ

دیکھے اور خوض سے پڑھے۔ دراصل ہر ایک شخص دریافت کرنے کا استحقاق رکھتا ہے۔ کہ عبارت مذکورہ میں کون سا لفظ موجود ہے۔ جس کی بناء پر حضرت مسیح نبی اللہ کی وفات اور وفات کے بعد روضہ بل خانیار میں مدفون ہونے کے لئے قائل ہونا پڑتا ہے۔ واقعاتِ صادقہ مدنظر رکھتے ہوئے ضرورۃً کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ جو حضرت عیسیٰ روح اللہ کی وفات اور ان کے مدفن کے بارے میں تاریخی عبارت بطور سند پیش کرتے ہیں۔ دراصل حق حقیقت شناسی سے مطلقاً نابلد پائے جاتے ہیں وہمیات قیاسات سے کام لیتے ہیں۔ دانشمند تاریخ بین لوگوں کو غیر مصدقہ اوہام و شکوک شبہات سے متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ باوجود اس کے واقعات کشمیر کے فقرے قادیانی احمدیہ عقید تمندوں کے ذاتی مقاصد سے قطعاً و یقیناً بے تعلق ہیں۔ مگر ہم تنقید و تبصرہ کر کے چند فقرے تشریح و توضیح سے پیش کرتے ہیں۔

پہلا فقرہ۔ جو کہ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری کی تاریخ میں مذکور ہے "نزد عوام مشہور است" اہل علم مبصرین ایسے الفاظ کو غیر مستند بلا وثوق ضعیف باتوں کے بیان کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ عوام الناس میں جو باتیں شہرت پاتی ہیں اصولاً نظر انداز کی جاتی ہیں۔

زمان سابق۔ کا لفظ کیا معنی رکھتا ہے؟ ابہام کی صورت میں غیر محدود زمانے پر تصور کرتے ہیں ایسے مغالطہ کی بابت تخصیص اور وضاحت کی اشد ضرورت ہے جو کہ کسی پہلو نہیں ہوئی۔

ایں مکان بمقام پیغمبراں معروف است۔ یہ ایک ایسا فقرہ ہے جس کی نسبت زاید بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ سرزمین کشمیر میں چند ایسے مقامات مزارات موجود ہیں۔ جن کو عموماً مقام پیغمبران کہتے ہیں۔ محلہ راجوری کدل سے تھوڑے فاصلے پر گذر کر

جناب سیّد حسین بلادرویؒ کی مشہور زیارت گاہ موجود ہے۔ جس کے حد شمال مشرق ایک محلّہ جگہ کو مقام نبی کے نام سے شہرت دیتے ہیں۔ کیوں کہ کثیر التعداد اولیاء خصوصاً حضرت سلطان العارفین مخدوم شیخ حمزہ (رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا) کو وہاں جاکر حضرات انبیاء سے ملاقات حاصل ہوئی ہے۔ اور روحانی باطنی تعلیمات کے فیوضات وبرکات کے کشفیہ مراتب مل گئے۔ و نیز موضع بوٹھوکھو یہامہ میں سنگہ بی بی (نامی) ایک خدارسیدہ عورت کی نشست گاہ موجود ہے جس کے آس پاس بقول خواجہ محمد اعظم دیدہ مری "مکانیست مشہور بہ قبر موسیٰ پیغمبر۔۔۔۔ بزرگان دین واصحاب حال از فیوض وبرکات آنجا نقل ہادارند اور "در کتابے دیدہ ام" کون سی کتاب تھی؟ کتاب کے مصنف کا نام کیا تھا؟ کب تصنیف ہوئی؟ یہ وہ سوالات ہیں۔ جن کا جواب دینا ضروری تھا مگر جواب دینے کا ذمہ دار کون ہے۔ تشریح طلب مبہم باتوں کا استدلال کی صورت میں پیش کرنا بے اصول غیر معقول آدمی کا کام نہیں تو پھر کس کا ہے۔

"فیوض و برکات نبوت ظاہر مے شود" کے فقرہ کے بارے میں روحانی نسبت والے حضرات خود سمجھ سکتے ہیں۔ کہ بزرگان دین کی ولایت کے آثار وانوار تحقیقاً حضرات انبیاء یا بالفاظ دیگر نبوت کے مظاہر ہیں۔ نبوت چونکہ ختم ہوئی ہے۔ ولایت کے فیوض کا ظہور تحقیقاً باقی رہے۔ تو بزرگان دین کے مقابر و مزارات سے جو روحانی تعلیمات حاصل کئے جاتے ہیں وہ اہل نسبت سے پوشیدہ نہیں۔

شاہزادہ کا تارک الدنیا ہو کر اور نبی بن کر بحیثیت رسالت مبعوث ہونا اور لوگوں کو دعوت دے کر توحید کا راستہ دکھلانا معمولی بات نہیں۔ وقایع نگاران کشمیر کو عموماً خصوصاً ایسے قابل تذکرہ واقعات کو نظرانداز کرنا

ہر گز مناسب نہیں تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسی کوئی بات چونکہ وجود میں اور وقوع میں نہیں آئی تھی۔ تو وہ کیا لکھتے ناشدنی باتوں کے اندراج کا ذمہ دار تاریخ نویس حضرات نہیں ہیں۔ قدیم یا جدید محققین جو کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کے سوانح حیات کا علم رکھتے ہیں۔ ہر گز باور نہیں کرتے ہیں۔ کہ وہ پادشاہ یا شہزادگی کے نام لقب سے شہرت پا گئے ہیں۔ ساتواں فقرہ۔ "نام آں پیغمبر یوز آصف نوشتہ اند" بہر صورت قابل غور ہے۔ یوز آصف واقعی عربی نہیں۔ جس کو یسوع مسیح عیسیٰ نبی اللہ کے لفظ سے حقیقاً کوئی واسطہ نہیں مطمئن کی کیا بات غیر مطمئن کوئی سند بھی ان لوگوں کے پاس موجود نہیں جو کہ یسوع مسیح اور یوز آسف کو ایک ہی ذات ایک ہی اسم علم کی حیثیت سے تعبیر کرتے ہیں الگ صحیح واقعات یہ بتلاتے ہیں کہ یسوع مسیح یعنی حضرت عیسیٰؑ پیغمبر علیحدہ ایک خاص مقدس ذات کا نام ہے۔ یوز آصف اور کوئی الگ ذات ہے۔ اگر احمدیہ قادیانی فرقہ کے لوگ مطمئن دلائل سے یہ امر ثابت کریں گے۔ کہ یوز آصف کے لفظ کو ہیر پھیر کر کے یسوع مسیح یا عیسیٰ مسیح بن گیا۔ اور حضرت عیسیٰؑ پیغمبر سرینگر میں تشریف فرما کر خانیار میں بمقام روضہ بل دفن کئے گئے ہیں۔ ہم علے الاعلان کہتے ہیں کہ ثابت کنندہ کو تین سو روپے نقد مختنانہ دیا جائے گا۔

خواجہ محمد اعظم دیدہ مری کی نقل کردہ عبارت کے بعد ہم دوسری کتاب اسرار الاخیار کی فارسی عبارت کو نقل کرتے ہیں۔ زمان حاضرہ سے تقریباً پچاس سال کا عرصہ گزرا۔ کہ ۱۳۰۵ھ میں اسرار الاخیار کی بڑی تاریخ تصنیف ہوئی جس میں حضرات سادات، اولیاء، علماء، مجاذیب اور شعراء کے طبقہ بطبقہ تذکرے قلمبند کئے گئے ہیں۔ عبدالرسول شیوا کے خلف الصدق پیرزادہ حسن شاہ زونیمری کھویہامی نے وقائع کشمیر، واقعات کشمیر، تاریخ

نافعی، تاریخ مولانا العلامہ مفتی ہدایت اللہ متو، نظام الوقایع، شاہنامہ کشمیر، باغ سلیمان، لب تواریخ، تحقیقات امیری وغیرہ سے کافی مدد لے کر یہ کتاب تصنیف کی ہے ۔ تصنیف کی تاریخ اسرار الاخیار نام سے نکالی ہے۔ اسرار الاخیار میں وقایع کشمیر کا حوالہ دیتے ہیں۔ ہر دلعزیز فرمانروائے کشمیر سلطان زین العابدین بڈشاہ کی معتدل حکومت کا دور دورہ تھا۔ کہ ملک الشعراء ملک احمد کاشمیری ان دنوں میں جب کہ وہ "شاہی دار الترجمہ" میں کام کرتے تھے۔ وقایع کشمیر کے نام پر ایک بڑی تاریخ لکھی۔ جو کہ راج ترنگنی کا ترجمہ اور زاید معلومات کا گنجینہ تصور کی جاتی ہے۔ پیر زادہ حسن شاہ اسرار الاخیار میں سید نصیر الدین خانیاری کا تذکرہ لکھتے ہیں۔ پھر واقعات کشمیر، تاریخ اعظمی کی عبارت کا حوالہ دیتے ہیں۔ ساتھ ہی وقایع کشمیر کی تحریر کو ترجیح دیتے ہوئے پیش کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے "اما صاحب وقایع ملک کشمیر کہ در عہد سلطان زین العابدین بود روایت میکند کہ سلطان از جانب خود سید عبداللہ بیہقی را با تحایف و نفاس فراوان بطور سفارت نزد خدیو مصر فرستاد بابت استحکام رابطہ محبت و اخلاص سلسلہ جنبانی نمود۔ پس خدیو مصر از جانب خود یوز آصف نام شخصی را از احفاد حضرت موسیٰ پیغمبرؑ بود بکمالات صوری و معنوی فرید دہر و یگانۂ عصر بود۔ نزد سلطان زین العابدین بطریق رسالت مامور ساخت چوں سفیر مذکور وارد خطہ دلپذیر گشت با سلطان رابطہ اخلاص درست کرد و مراسم رسالت بجا آوردہ واپس رجعت نمود۔ بعد چند گاہ بمرافقت سید نصیر الدین بیہقی کہ از احفاد سید علاء الدین بیہقی است از طرف سلطان در نزد شریف مکہ بطور رسالت و کالت رفتہ بود باز آمدہ واز جانب شریف مکہ بنام سلطان نامہ گذرانید، از پند و نصائح مسجوں بود و در میان نامہ سورۂ واقعہ بخط کوفہ کہ مملو از خوف رجاست ملفوف بود۔ کہ مطابق

مضموں بہمیں سورہ عمل باید کرد۔ یعنے از خوف خدا باید ترسید۔ پس یوز آصف بموانست ومجانست سید نصیر الدین بیہقی عمر خود در ینجا بسر کرد فقط۔ واز مرقد شریف او آزا نوشت۔ والد راقم الحروف عبدالرسول شیوا میغر مود کہ من در ایام طالب علمی ہمراہ اُستاد خود ملا عبداللہ بر کوہ سلیمان رفتہ بودم وبر سنگ دیوار نزد مان تجانہ بخط ثلث نوشتہ دیدم۔ کہ درینوقت یوز آصف نام جوانی از مصر آمدہ دعوائے پیغمبر زادہ گی میکند۔ سال پنجاہ و چہار ۲ ہ کشمیری بود۔ چند گاہ وقتیکہ سنگان لاہور متصرف کشمیر گشتند اہل خلاف بنا بر تعصب ذاتی عبارتے یہ کہ برسنگ منقوش بود محو گردید۔ چنانچہ از حروف آن ہنوز باقیست لیکن خواندہ نے شود محرر ایں اوراق مستحسن غلام حسن میگوید۔ کہ در ۵۴ھ سلطان زین العابدین تجانۂ مذکور رامرمت کردہ است، چہار ستون حجری وقایہ سقف آں نمودہ۔ البتہ عبارتے کہ نزد دیوار منقوش بود آں وقت نوشتہ شدہ باشد پس ایں حروف تحریر صاحب وقایع کشمیر راتوثیق مے بخشد۔ مردم شیعہ اعتقاد میدارند کہ یوز آصف از اولاد حضرت امام جعفر صادق است موجب آں درینجا آمد ورفت میدارند بہ نسبت او قصہ ہائے طویل مے نگارد واہل صفا میگویند کہ از تربت مذکورہ انوار نبوت جلوہ گرمے باشند۔ واللہ اعلم"

سلطان زین العابدین بڈشاہ کی سوانح حیات کا غور سے مطالعہ کیجئے۔ تو حضرات ناظرین فوراً اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے۔ کہ وہ ہندوستان۔ عربستان۔ حرمین الشریفین۔ مصر۔ کوفہ کے سلاطین سے بخوبی دوستانہ تعلقات رکھتے تھے۔ خط وکتابت۔ تحف وتحایف بھیجتے اور سفارت کا سلسلہ اعلےٰ پیمانہ پر قائم ودائم تھا۔ مزید بر آن حضرات سادات، علماء، سفرا اور اہل فن صاحبان ہنر کو کافی زاید قدر و منزلت، عزت وحرمت کی نگاہ سے دیکھتا۔

علمی درباروں میں ان کو شامل کرنا۔ جاگیرات و وظائف اور گذارۂ معاش کا ان کے لئے میسر کرنا سلطان زین العابدین کی معتدل حکومت کا ایک مخصوص لایحہ عمل تھا۔ یہ تمام خوبیاں جو کہ سلطان زین العابدین کی ذات میں موجود تھیں رفتہ رفتہ شہرت پاتے ہوئے دُور دُور اطراف ہندوستان، عربستان، مصر، کوفہ، بغداد، خراسان تک پہنچیں۔ محترم بزرگان دین نے خاص خاص لوگوں کو تحریک کی تا کہ وہ یہاں آئیں چنانچہ وہ آکر یہیں سکونت پذیر ہوئے۔ اسرار الاخیار کی تحریر کو پیش نظر رکھ کر یہ نتائج خود ساختہ خانہ ساز نتائج نہیں۔ بلکہ جو حقیقت شناسی پر بنا کرتے ہوئے تاریخ میں احباب و اصحاب کے سامنے رکھتے ہیں۔ کہ سلطان زین العابدین کا سید عبداللہ بیہقی کو خدیو مصر کے پاس بھیجنا اور خدیو مصر کی جانب سے یوز آصف کا سفارت کی صورت میں آنا و نیز سید نصیر الدین بیہقی کا سلطان زین العابدین کے جانب سے مکہ شریفہ کے شریف (حاکم اعلیٰ) کے پاس جاکر کاغذات پراز پند و نصائح ساتھ لے کر واپس آنا۔ بلکہ واپس آنے کے وقت یوز آصف کو جس نے مصر کی راہ لے لی تھی ملاقات کر کے واپس آنے کے لئے اصرار کرنا۔ یہ باتیں ہیں جو کہ اصولاً قابل قبول ہیں۔ جغرافیہ کشمیر میں جب کہ پیرزادہ حسن شاہ کھویہامی بتخانہ جات کے حالات لکھتے ہیں اور ریشی شور مندر کا تذکرہ حوالہ قلم کرتے ہیں تو یہ بات بھی لکھتے ہیں "بر دیوار شمالی نزدبان سنگین آن منقوش بود درینوقت یوز آصف نام جوانے از مصر آمدہ دعوائی پیغمبر زادہ گی میکند سال پنجاہ وچہار۔ درینوقت سے مراد وہ زمانہ لینا چاہیئے جب کہ سلطان زین العابدین بڈشاہ نے ریشی شور مندر کی مرمت کی تھی کیوں کہ دریں وقت کی عبارت کے آگے اس ترمیم و تعمیر کا تذکرہ سامنے آجاتا ہے۔ جو کہ سلطان زین العابدین کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ یہ بات بھی قابل ملاحظہ ہے کہ ۸۴۷ھ

میں یہ مرمت کی گئی۔ ۸۷ء سے ساڑھے تین سو برس کا طویل عرصہ گذر جانے کے بعد پنجاب لاہور کے متعصب سکھوں کے جابرانہ بلکہ وحشیانہ حکومت کے اختتام پر جموں کے باشندے راجپوت ڈوگروں نے سرزمین کشمیر کو اپنی تشدد آمیز عملداری کا مرکز بنایا۔ مہاراجہ گلاب سنگھ ڈوگرہ یہاں ایا۔ غیر مسلم اقوام، راجپوت، کھتری، ڈوگرہ، پنڈت لوگوں کا حاکمانہ صورت میں استقلال بڑھ گیا۔ جنہوں نے ریشی شور مندر کو قبضہ کر کے یہ کام کیا۔ کہ دریںوقت کی عبارت کو مٹایا۔ لیکن حروف اور لکھائی کے نشانے ایک مدت تک باقی تھے۔ آج سے پچیس برس سے زاید عرصہ گذرا۔ کہ ایک نیم ملاخطرۂ ایمان آدمی نے جو کہ مولوی حکیم نورالدین خلیفہ قادیانی کے احباب واصحاب میں سے تھا۔ بظاہر قادیانی کارکنوں کے ایماء سے یہ کام کیا کہ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری مشہور مورخ کشمیر کی مصنفہ تاریخ واقعات کشمیر فارسی کی وہ عبارت بطور محضر نامہ لکھوائی جس میں یوز آصف کا تذکرہ مذکور ہے محضر نامہ مذکورہ پر سرینگر کے عام باشندوں کے نشانے انگوٹھے ثبت کر دئے ہیں۔ خاص خاص اشخاص مثل مولوی شریف الدین صاحب مفتی، مولوی رسول شاہ صاحب میر واعظ۔ خواجہ حسن شاہ نقشبندی وغیرہ کی مہریں بھی لگوائیں ہیں مختصر کہ وہ قادیان میں بھیجا۔ قادیانیوں نے اس کو بدیںصورت کہ یوز آصف کے لفظ کو یسوع مسیح کے لفظ سے تعبیر کر کے تھوڑی سی تغیر و تبدل کے بعد چھپوایا ترجمہ در ترجمہ کر کے تمہیدات و تقریظات سے بلکہ حاشیہ آرئیوں سے کام لے کر شائع کر دیا۔ اس قدر اس واقعہ کی بذریعہ اخبارات۔ رسالہ جات نشرواشاعت میں کوشاں رہے کہ ایک عالم کو اس دھوکے میں ڈال دیا۔ آپ محضر نامہ کی نقل اپنی ذاتی تشریحات وحاشیہ آرائیوں کے ساتھ بطور سند پیش کرتے ہیں۔ اور یہ کہتے

ہیں کہ خانیار میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر موجود ہے۔ لیکن محضر نامہ کی نقل تحریر کو نصب العین کہتے ہوئے ان لوگوں کی جو کہ بمقابلہ روایات صریحہ کے اپنی ذاتی مدعا براری کے لئے یہ عبارت پیش کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔کا موقع ملے گا۔ یہ ایک بات ضرورت پا کر اندراج ہے کہ انہی دنوں میں جبکہ مندرجہ صدر محضر نامہ تحریر میں آگیا ہے۔ سرینگر کشمیر کے علماء فضلا واعظ اور مسلمہ مفتی صاحبان نے ایک تحریر کو بطور فتوائے شائع کیا جس میں چند استفسارات کا بدلایل جواب دیا گیا۔ مصدقہ فتویٰ میں یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ اس زمین میں نہیں۔ بلکہ بجسد عنصری آسمان میں زندہ ہیں۔ آخر زمانہ میں نازل ہو کر دین محمدیؐ کی تجدید و تبلیغ کریں گے۔ جیسا کہ اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

خاکسار۔ مفتی محمد سعادت

تقریظ

جناب مولوی محمد شاہ صاحب سعادت مفتی شہر، مورخ کشمیر نے واقعات کشمیر، تاریخ اعظمی، اسرار الاخیار، تاریخ حسن سے نقل کر کے یوز آصف کے نام پر یہ رسالہ مرتب کیا جس میں محققانہ، مورخانہ اصول مدنظر رکھتے ہوئے بخوبی بحث کی کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم نبی اللہ سری نگر کشمیر میں نہیں آئے ہیں۔ خانیار میں بمقام روضہ بل مدفون نہیں ہیں۔ مزید برآں یوز آصف کے حالات پر جو کہ سلطان زین العابدین بڈشاہ جو کہ مشہور ہر دلعزیز فرماں روائے کشمیر کے عہد حکومت میں بطور سفارت یہاں آئے تھے اور یہیں کے باشندے ہوئے۔ چنانچہ بعد الوفات سید نصیر الدین بیہقی خانیاری کی زیارت گاہ میں بمقام روضہ بل دفن کیے گئے ہیں، نہایت

وضاحت سے روشنی ڈالی گئی اب یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ سرینگر میں آکر روضہ بل میں مدفون ہیں۔ نہایت وضاحت سے روشنی ڈالی گئی اب یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ سرینگر میں آکر روضہ بل میں مدفون ہیں اور یوز آصف کے اسم علم سے یسوع مسیح یعنی مسیح عیسیٰؑ سے تعبیر کرنا۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مہدیت، مسیحیت نبوت ہی کو مسیح موعود ماننا نصوصِ صریحہ اور تاریخنامہ جات کشمیر کے قطعاً و یقیناً خلاف ہے۔

مولوی غلام محی الدین	مولوی صدر الدین	پیر حفیظ اللہ شاہ
مفتی کشمیر	جامی	مخدومی

تمت بالخیر

(افضل مخدومی عفی عنہ)

◆◆◆